219

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۲۸ | ۹ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۸ شوال ۱۳۵۹ھ | ۹ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۵۵

چندہ جلسہ سالانہ کیلئے ممبران صدر انجمن احمدیہ کی اپیل

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

قادیان کا مبارک سالانہ اجتماع یعنی جلسہ سالانہ جس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت رکھی۔ حسب معمول آئندہ ماہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہونے والا ہے انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس جلسہ کی برکات اور فیوض سے ہر وہ احمدی آشنا ہے۔ جسے کبھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کا موقعہ مل چکا ہے۔

جماعت کا ہر ایک فرد جانتا ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ عام عرسوں کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بنیاد خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل کے ذریعہ اس لئے رکھی گئی ہے۔ کہ اس مقدس مقام میں مومنین کم از کم ایک دفعہ ہر سال خدا تعالےٰ کے مامور اور آپ کے خلفاء اور دیگر بزرگان سلسلہ کی صحبتوں سے فیضیاب ہوں۔ اور ان کے بصیرت افروز اور پُر تاثیر وعظ ونصائح سے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ اور دوسروں کو بھی مستفیض کر سکیں ۞

چنانچہ جب سے اس جلسہ کی بنیاد پڑی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے احباب جماعت ہر سال جوق درجوق۔ ہر آنے والے جلسہ میں پہلے جلسہ کی نسبت بہت زیادہ شامل ہوتے رہے ہیں۔ جیسا کہ ہر سال آپ لوگ جلسہ کے اس پُر رونق منظر کو مشاہدہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد چالیس ہزار سے زائد تھی۔ اور اب بھی امید ہے۔ انشاء اللہ یہ تعداد اس سے کم نہ ہوگی۔ بلکہ زیادہ ہی ہوگی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس قدر عظیم الشان اجتماع کے قیام اور خورونوش وغیرہ کا انتظام کرنا کوئی معمولی کام نہیں۔ بلکہ اس کے لئے کافی روپیہ اور وقت درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ناظر صاحب بیت المال نے چندہ جلسہ سالانہ کے واسطے ماہ مئی میں ہی جماعتوں میں تحریک بھجوا دی تھی۔ تا احباب اور جماعتیں اس چندہ کو بھی بشمولیت دوسرے لازمی چندوں کے ساتھ آہستہ آہستہ باقساط مرکز میں بھجواتے رہیں ۞

لیکن

ابھی ابھی ہمیں یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک صرف چار ہزار روپے تک چندہ جلسہ سالانہ فراہم ہوا ہے۔ جو مطلوبہ رقم کے پانچویں حصہ کے برابر بھی نہیں ۞

اس سہولت کے مل جانے کے باوجود اس قدر قلیل رقم کا جمع ہونا صاف دلالت کرتا ہے۔ کہ احباب اور جماعتوں نے اس چندہ کی طرف پوری توجہ نہیں کی اگر یہی رفتار وصولی کی رہی۔ تو آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس قلیل عرصہ میں جو صرف ڈیڑھ ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اس قدر اہم انتظامات کا سرانجام پانا کس قدر مشکل اور دشوار ہوگا ۞

اس لئے

اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ احباب اور جماعتوں سے پُر زور اپیل کرتے ہیں۔ کہ اس چندہ کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے جلد سے جلد کامیاب کوشش کی جائے۔ اب اس چندہ کی ادائیگی میں مزید تاخیر خطرناک نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوگی ۞

ہماری اس اپیل کا مخاطب کوئی فرد واحد۔ یا سکرٹری مال ہی نہیں۔ بلکہ جماعت کا ہر ایک فرد اور عہدہ دار ہے کہ وُہ اس اپیل کے پہونچنے پر فوراً جلسہ کر کے باہمی مشورہ سے کوئی منظم اور مؤثر طریق کار اختیار کریں۔ اور جلد سے جلد یہ چندہ فراہم کر کے مرکز میں بھجوایا جائے۔ تا پہلے جو کوتاہی ہوئی ہے۔ اسکی کما حقہٗ تلافی ہو سکے ۞

پس

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ احباب اور جماعتیں موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس بارے میں ہرگز سستی نہ کریں گی ۞

بالآخر ہم دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ واریوں کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین ۞

ہم ہیں ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

فتح محمد سیال۔ ناظر اعلےٰ ۞

مرزا شریف احمد۔ ناظر تعلیم وتربیت ۞

زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ ناظر امور عامہ وخارجہ ۞

سید محمد اسحاق۔ ناظر ضیافت ۞

عبد المغنی خان ناظر دعوۃ وتبلیغ ۞

فرزند علی عفی عنہ۔ ناظر بیت المال ۞

برکت علی عفی عنہ۔ جوائنٹ ناظر بیت المال ۞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرونِ ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲ ۱۹/۱۱ سے ۲۱ ۱۹/۱۱ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے۔

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۶۳۹	برکت علی صاحب	گورداسپور	۱۶۶۷	محمودہ بیگم صاحبہ	گورداسپور
۱۶۴۰	ابراہیم صاحب	"	۱۶۶۸	حسن محمد صاحب	"
۱۶۴۱	غلام قادر صاحب	"	۱۶۶۹	غلام نبی صاحب	"
۱۶۴۲	غلام نبی صاحب	"	۱۶۷۰	چودھری فضل صاحب نمبردار	"
۱۶۴۳	غلام رسول صاحب	"	۱۶۷۱	میاں اللہ بخش صاحب	"
۱۶۴۴	محمد صادق صاحب	"	۱۶۷۲	محمد الدین صاحب	"
۱۶۴۵	فاطمہ بی بی صاحبہ	"	۱۶۷۳	میاں اللہ دتا صاحب	"
۱۶۴۶	شریفاں صاحبہ	"	۱۶۷۴	عبد العزیز صاحب	"
۱۶۴۷	خورشید بیگم صاحبہ	"	۱۶۷۵	حاجی بسطام صاحب سماٹری	قادیان
۱۶۴۸	غلام حیدر صاحب	"	۱۶۷۶	میاں محمد عالم صاحب	سرگودہ
۱۶۴۹	عظیم بخش صاحب	"	۱۶۷۷	بشریٰ بیگم صاحبہ	گورداسپور
۱۶۵۰	یار رہبر خان صاحب	پشاور	۱۶۷۸	میاں مختار احمد صاحب	"
۱۶۵۱	بی سید دستگیر صاحب	فیموگہ	۱۶۷۹	چودھری اسمٰعیل صاحب	"
۱۶۵۲	قریشی ڈاکٹر عبد الحق صاحب	سندھ	۱۶۸۰	سلطان احمد صاحب	"
۱۶۵۳	محمد حیات صاحب	سرگودہ	۱۶۸۱	محمد یعقوب صاحب	"
۱۶۵۴	محمد حسن صاحب	دھلی	۱۶۸۲	بشیراں بی بی صاحبہ	"
۱۶۵۵	مہنگا صاحب	گورداسپور	۱۶۸۳	بشیر احمد صاحب	"
۱۶۵۶	اللہ بخش صاحب	"	۱۶۸۴	رشید احمد صاحب	"
۱۶۵۷	بی بی اللہ رکھی صاحبہ	"	۱۶۸۵	محمد صادق صاحب	"
۱۶۵۸	بشیر احمد صاحب	"	۱۶۸۶	کریم احمد صاحب	"
۱۶۵۹	محمد الدین صاحب	"	۱۶۸۷	اللہ بخش صاحب	"
۱۶۶۰	عمر الدین صاحب	"	۱۶۸۸	فضل صاحب	"
۱۶۶۱	فضل احمد صاحب	"			
۱۶۶۲	ہدایت بی بی صاحبہ	"	۱۶۸۹	فقیر علی صاحب	"
۱۶۶۳	خیر الدین صاحب	"	۱۶۹۰	دولت بی بی صاحبہ	"
۱۶۶۴	حسین بخش صاحب	"	۱۶۹۱	عائشہ بی بی صاحبہ	"
۱۶۶۵	محمد بخش صاحب	"			
۱۶۶۶	منظور حسین خان صاحب سیم				

یوم پیشوایان مذاہب

امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق یوم پیشوایان مذاہب یکم فتح ۱۳۱۹ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۹۴۰ء کو منایا جائیگا۔ یہ دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار بیعت کی یاد میں مقرر کیا گیا ہے۔ جو کہ یکم فتح ۱۲۶۷ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو شائع کیا گیا تھا۔ احباب اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور جسقدر بھی ہو سکے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو لیکچر کے لئے مدعو کیا جائے کیونکہ اس تقریب کا بڑا مقصد اہل مذاہب کا آپس میں اتحاد قائم کرنا اور خدا تعالےٰ کے گزشتہ برگزیدہ بندوں اور اوتاروں کا احترام پیدا کرنا ہے۔ جو کہ آپس کی منافرت کی وجہ سے اٹھتا جا رہا تھا۔ در اصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر نہ صرف انکی یاد تازہ کر دی ہے۔ بلکہ گزشتہ انبیاء اور اوتاروں پر ایمان لانا اور ان کا احترام و ادب کرنا ہم پر فرض کر دیا ہے۔ اس لئے احباب اس تقریب کی اہمیت کے پیش نظر اسے بہترین صورت میں کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ تقریریں نہایت متانت و شائستگی سے ہوں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ نبوت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور بے چینی کی وجہ سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج نسبتاً اچھی رہی۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول و حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تا حال علیل ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

آج بعد نماز عشاء مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے تقریر کی جس میں ابی سینیا کی جنگ کے چشم دید حالات سنائے۔

آج ریلوے کے اعلیٰ افسران یعنی جنرل منیجر صاحب۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب لاہور ڈی۔ ٹی۔ او صاحب۔ ڈی۔ پی۔ او صاحب۔ ڈی۔ سی۔ او صاحب۔ سی۔ سی۔ او صاحب چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ معہ دیگر عملہ کے سالانہ معائنہ کے سلسلہ میں پانچ بجے صبح سپیشل گاڑی میں قادیان آئے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ نے معہ پریذیڈنٹ صاحب ٹاؤن کمیٹی اور تمام محلوں کے صدر صاحبان استقبال کیا۔ افسران ریلوے ۸½ بجے واپس چلے گئے۔

تحریک جدید کا روپیہ کس کے نام بھیجا جائے

"تحریک جدید" کا ہر قسم کا روپیہ خواہ اس کا تعلق "امانت تحریک جدید" سے ہو۔ یا "چندہ تحریک جدید" سے۔ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان یا فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے پتہ سے ارسال کیا جائے۔ مگر کوپن پر "امانت تحریک جائداد" یا چندہ تحریک جدید کی اسم وار تفصیل ہو۔ تا صحیح طور پر حسابات میں داخل ہو سکے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو ارشاد تفسیر القرآن کے متعلق فرمایا ہے۔ اگرچہ اس کی قیمت کا مطالبہ حضور نے نہیں فرمایا لیکن اگر کوئی دوست اپنی سہولت کے لئے ابھی قیمت ادا کرنا چاہیں۔ تو تحریک جدید کے ماتحت "مد تفسیر القرآن" میں بھیجدیں۔ اور کوپن پر لکھ دیں۔ کہ "یہ تفسیر القرآن اردو" کے لئے ہے۔ غرض امانت تحریک جدید، چندہ تحریک جدید۔ اور تفسیر القرآن اردو کا روپیہ معہ اسم وار تفصیل کے محاسب صاحب یا فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے پتہ سے ارسال کیا جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

یو۔پی و راجپوتانہ کے احمدی احباب کے لئے اعلان

امسال ماہ مارچ میں مسجد احمدیہ ساندھن ضلع آگرہ کی تعمیر کے لئے چودھری بدر الدین صاحب مبلغ ساندھن کو اجازت دی گئی تھی۔ کہ وہ راجپوتانہ و یو۔پی کے ذی ثروت احباب سے تین سو روپیہ تک فراہم کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس چندہ کا مرکزی چندوں پر کوئی اثر نہ پڑے۔ چونکہ چودھری صاحب بعض وجوہ سے اب تک فراہمی کا انتظام نہیں کر سکے۔ اس لئے پھر اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ وصولی کا کام شروع کرنے والے ہیں۔

جو صاحب اس چندہ کی وصولی کے لئے آئیں۔ ان سے نظارت ہذا کی اتھارٹی دیکھ لی جائے اور بغیر رسید حاصل کئے چندہ ہرگز نہ دیا جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

چند سوالات کے جواب

ایک احمدی خاتون نے لاہور سے چند سوالات لکھ کر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجے۔ جن کے حضور نے اپنے قلم سے جواب رقم فرمائے۔ ذیل میں سوال اور جواب درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) **سوال** - کیا جو فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کی رُوح زندوں سے ملتی رہتی ہے۔ خواب میں جو متوفی ملتے ہیں۔ کیا ان کی وُہ رُوح ہوتی ہے۔ یا وہم؟

جواب - اگر خواب سچی ہو۔ تو ان کا تمثّل ہوتا ہے۔ رُوح بھی نہیں ہوتی۔ وہم بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ سچ ہوتا ہے جس طرح تصویر کے ذریعہ سے لوگ دُور سے ایک دوسرے کو دیکھ لیتے ہیں:

(۲) **سوال** - کہا جاتا ہے۔ کہ اگلے جہان میں بچے والدین کو لینے آئیں گے۔ اور ان کے گناہ بخشوائیں گے۔ یہ کہاں تک ٹھیک ہے؟

جواب - غلط ہے:

(۳) **سوال** - کیا فوت ہونے والوں کا دل بھی ہماری طرح تڑپتا ہے؟

جواب - نہیں۔ ہاں خواہش ہوتی ہے

(۴) **سوال** - ان کے کپڑے یا کھانے پینے کی جو چیزیں فی سبیل اللہ دی جاتی ہیں وہ ان کو پہونچ جاتی ہیں۔ بڑے تو گناہ کرتے ہیں۔ ان کو تو ثواب پہونچ گیا۔ لیکن کیا معصوم بچوں کو بھی ثواب مل جاتا ہے؟

جواب - نہیں۔ ان کو کپڑوں وغیرہ کی ضرورت ہی نہیں۔ بچوں کو ضرورت کیا ہے۔ وُہ تو پہلے ہی بے گناہ ہیں۔

(۵) **سوال** - میری خوشدامنہ کہتی ہیں کہ میری بچی فوت ہو گئی۔ میں جو پھل راہِ اللہ دیتی ہوں۔ خواب میں اس کے پاس دیکھتی ہیں۔ کیا یہ وہم ہے۔ یا ٹھیک؟

جواب - خیال ہے:

(۶) **سوال** - اگر یتیم بچے کھلانے پلانے کے لئے نہ ملیں۔ تو کیا صدقہ ایسے بچوں کو دیا جا سکتا ہے۔ جن کے ماں باپ کمانے والے ہوں؟

جواب - بچوں کو دینا ضروری نہیں یتیم نہ ملیں۔ تو بیوائیں۔ بیوائیں نہ ہوں۔ تو دوسرے مسکین:

(۷) **سوال** - میں نے اپنی فوت شدہ بچی کے سب کپڑے دے دیئے۔ ایک ٹوپی رکھ لی۔ اس نے مجھے خواب میں کہا۔ میرا سر ننگا ہے۔ مجھے ٹوپی دیں۔ کیا یہ بھی وہم ہے۔

جواب - ہاں یہ بھی وہم ہے۔ کیونکہ یہ باتیں سُن سُن کر آپ کے دل پر یہ اثر تھے:

(۸) **سوال** - کیا یہ سچ ہے۔ کہ انسان کے لئے موت کی گھڑی مقرر ہوتی ہے۔ اگر صحیح ہے۔ تو پھر سخت سے سخت بیماری آنے پر کیوں کبھی فوت ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی اچھے ہو جاتے ہیں۔

جواب - گھڑی بے شک مقرر ہے مگر اصولی طور پر صدقہ۔ علاج وغیرہ سے وُہ ٹل بھی جاتی ہے۔ گھڑی مقرر کرنے سے مراد ایک خاص مقدار کی قوتوں کا ملنا ہے۔ لیکن زیادہ خیال سے اور توجہ سے وُہ قوتیں زیادہ دیر تک کام دیتی ہیں اور بے توجہی سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ روزانہ گھروں میں آٹے وغیرہ کا عورتیں اندازہ کرتی ہیں۔ کہ اتنے دن کا آٹا یا دال ہے۔ پھر اکثر یہ اندازہ ٹھیک ہوتا ہے۔ کبھی بے پروائی کی وجہ سے ضائع ہو کر جلد ختم ہو جاتا ہے۔ کبھی اور اسباب سے بڑھ جاتا ہے۔

(۹) **سوال** - غریب قوم کیوں زیادہ موت کا شکار بنتی ہے؟

جواب - ضروری نہیں۔ بعض غیر قوموں کی بوجہ جفاکشی عمر لمبی ہوتی ہے۔ غریب اور مایوس قوم کی عمر چھوٹی ہوتی ہے۔ خالی غریب کا نہیں۔ ۴۴

(۱۰) **سوال** - انگریزوں کی عمریں کیوں لمبی ہوتی ہیں؟

جواب - اسی وجہ سے کہ ان کے بچے مضبوط پیدا ہو جاتے ہیں:

(۱۱) **سوال** - کیا رُوح کو بھی اپنی قبر سے تعلق ہوتا ہے؟ **جواب** - ہوتا ہے:

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا خط

مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق

حال میں اتفاق سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک خط یہاں کے ایک غیر احمدی مولوی میاں گل محمد صاحب امام مسجد محلہ پراچگان کے نام کا ان سے ملا۔ جو ۵۔ جولائی ۱۹۰۸ء کا لکھا ہوا ہے۔ اصل خط یہاں محفوظ ہے۔ اس کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔ جب یہ اصل خط یہاں کے دو غیر مبایع اصحاب شیخ عبد العلی صاحب بی۔ اے۔ ای۔ اے۔ سی۔ اور ان کے بھائی حافظ محمد عیسٰے صاحب کو دکھایا گیا۔ تو اول تو وُہ بہت گھبرا گئے۔ کیونکہ وُہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے بڑی عقیدت ظاہر کیا کرتے تھے اور پھر کہنے لگے۔ مولوی نور الدین صاحب بھی عجیب معلوم ہوتے ہیں۔ کہ کبھی آپ کچھ کہتے ہیں۔ کبھی کچھ۔ حالانکہ اپنے سگے بھانجے شیخ فضل الرحمٰن صاحب مبایع سے دورانِ گفتگو میں کئی دفعہ یہاں تک کہہ چکے ہیں۔ کہ اصل میں تو مولوی نور الدین صاحب ہی سب کچھ تھے۔ ورنہ مرزا صاحب کا تو صرف نام ہی تھا۔ لیکن اب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق اس قسم کی باتیں کہنے لگ گئے ہیں:

بہرحال اصل خط درج ذیل ہے تاکہ کوئی سعادت مند فائدہ اٹھا سکے۔

خاکسار۔ محمد فضل الٰہی۔ نائب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ۔

خلاصۂ سوالات۔ (۱) کیا مسیح الموعود اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر برابر ہیں؟ (۲) لا نبی بعدی کے کیا معنی ہیں؟ اگر نبی آ سکتا ہے۔ تو ابوبکر وغیرہ نبی کیوں نہ ہوئے:

میاں صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کے سوالات پر خاکسار کو تعجب آتا رہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ آپ مقلد ہیں۔ یا غیر مقلد ہیں پھر آپ کی استعداد کس قدر ہے۔ جوابات کے لئے مخاطب کی حالت اگر معلوم ہو۔ تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے۔ بہرحال گزارش ہے آپ کفرِ دُون کفر کے قائل معلوم ہوتے ہیں کیونکہ آپ نے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط میں بہت فرمایا ہے۔ میاں صاحب! رسولوں میں تفاضل تو ضرور ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض" (ابتدا پارہ تیسرا) جب رسل میں مساوات نہ رہی۔ تو پھر انکار کی مساوات بھی آپ کے طرز پر نہ ہوگی۔ تو آپ ایسا خیال فرمالیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے۔ اُس سے بڑھ کر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے۔ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔ میاں صاحب! اللہ تعالےٰ مومنوں کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ ان کا قول ہوتا ہے۔ لا نفرق بین احد من رسلہ اور آپ نے بلاوجہ یہ تفرقہ نکالا۔ کہ صاحبِ شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے اور غیر شرع کا کافر نہیں مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ نیز عرض ہے۔ خلفاء کے منکر پر بھی کفر کا فتوے قرآن مجید میں موجود ہے۔ آیتِ خلافت جو سورۂ نور میں ہے۔ اس میں ارشادِ الٰہی ہے۔ کہ ومن کفر بعد ذالک فاولٓئک ھم الفاسقون۔ اور فاسق کو اللہ تعالےٰ نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے۔ ارشاد ہے۔ افمن کان مومناً کمن کان فاسقاً۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ کنندہ کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پارہ چھ میں ہے یفرقون بین اللہ ورسلہ۔ پھر فرمایا ہے۔ اولٰئک ھم الکافرون حقاً۔ یہاں تفرقہ بین اللہ وبین رسل مسیح پر کفر کا باعث قرار دیا ہے۔

جن دلائل ووجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہیں۔ انہیں دلائل و وجوہ سے ہمیں مسیح کو ماننا پڑا ہے۔ اگر دلائل کا انکار کریں۔ تو اسلام ہی جاتا رہتا ہے۔ آپ اس آیت پر غور فرمائیں واذا قیل لھم اٰمنوا بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہٗ وھو الحق مصدقاً لما معھم دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیوں نہیں مانی جاتی۔ کیا آپ کے نزدیک مسلم رسل جو صاحب شریعت نہیں ان کا انکار بھی کفر نہیں۔ میرے خیال میں اور اکثر عقل مند مرزائی یہ نہیں مانتے۔ کہ تمام مساوی ہیں۔ کفران کفر کے قائل ہیں۔

دوسرے سوال کا جواب عرض ہے نازل ہونے والے عیسٰی ابن مریم کو نبی کریم نے نبی اللہ فرمایا ہے۔ اور ان الہامات و وحیوں نے جو مرزا کو من جانب اللہ ہوئیں اگر آپ احادیث کو مانتے ہیں۔ تو آپ لاایمان لمن لا امانة له۔ ولادین لمن لاعھد له۔ لاصلوٰة الا بفاتحة الکتاب۔ لانکاح الابولی۔ لاحد اللہ فی اثنین میں غور فرماؤ۔ کہ یہ نفی آپ کے نزدیک عموم رکھتی ہے۔ پھر غور کرو۔ اور قرآن کریم میں تو خاتم النبیین بفتح تاء ہے۔ خاتم بکسر تاء نہیں۔ بھلا یہاں صاحب نقشون النبیین میں آپ عموم کے قائل ہیں یا بالتخصیص کے۔ کسی شخص کو نبی کہنا خدا کے اختیار میں ہے۔ انسان کے اختیار میں نہیں۔ ابوبکر کو نبی نہیں کہا گیا۔ اور مسیح الموعود کو کہا گیا۔ سردست اسی عرض پر بس کرتا ہوں۔ یارباقی صحبت باقی

(دستخط) نورالدین ۵ جولائی ۱۹۰۸ء

نقل مطابق اصل ہے۔

محمد فضل الٰہی نائب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ

رمضان المبارک کے بعد ہمارا فرض

رمضان کا بابرکت مہینہ آیا۔ اور گزر گیا۔ کئی تھے جنہوں نے اس کی برکات سے اپنی اپنی استطاعت اور اپنی اپنی ہمت کے مطابق فائدہ اٹھایا۔ اپنے لئے اپنے رشتہ داروں کے لئے اپنے دوستوں کے لئے دعائیں کیں اللہ تعالٰے سے اس کی معرفت اور اس کی محبت کے حصول کے لئے آہ وزاری کی۔ اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی درازیٔ عمر اور صحت وعافیت کے لئے دردبھرے دل کے ساتھ دعائیں کیں مگر انسانی فطرت کچھ اس طرح واقع ہوئی ہے۔ کہ وہ کوئی بڑا کام سرانجام دیکر آرام کی خواہشمند ہوتی ہے۔ بعض حالات میں تو یہ آرام وقتی ہوتا ہے۔ یعنی انسان تھوڑی سی غفلت کے بعد پھر ہوشیار ہو جاتا۔ اور اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں منہمک ہو جاتا ہے۔ مگر بعض اوقات اس کی غفلت اور سستی کی وجہ سے اس کی وقتی کامیابی ہمیشہ کی بربادی کا موجب بن جاتی ہے۔

اقوام عالم کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی قوم نے یہ سمجھا کہ وہ ترقی کی انتہائی منازل پر پہونچ چکی ہے۔ اور اب اسے دنیا کی کوئی طاقت نیچا نہیں دکھا سکتی۔ حقیقتاً وہی وقت اس کے زوال کا ہوتا ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہی عمارت جو نہایت پائیدار معلوم ہوتی تھی کھوکھلی ہو کر دھڑام سے نیچے آگرتی ہے۔ اس وقت فرانس کی تازہ مثال موجود ہے۔ جنگ عظیم کے بعد فتح اور ظفر کے نشہ میں مخمور ہو کر فرانسیسیوں نے یہ سمجھا۔ کہ اب جرمنی جس کی طاقت بالکل مسل دی گئی ہے۔ ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ اور غفلت کی نیند سو گئے۔ اب اس مجرمانہ غفلت کا جو نتیجہ نکلا وہ اس وقت سب کے سامنے ہے۔ دراصل وہی قوم دنیا میں زندہ رہ سکتی ہے۔ جو ہر وقت اپنے سامنے ایک مقصد رکھتی۔ اور اسکے لئے کوشاں رہتی ہے۔ اور سمجھتی ہے۔ کہ مجھے بہت کچھ کرنا ہے۔ جب تک قوم میں یہ احساس رہتا ہے۔ وہ بڑھتی اور ترقی کرتی جاتی ہے۔ اسکے لئے جدوجہد کرنے کے نئے نئے میدان نکلتے آتے ہیں۔ مگر جب کسی قوم نے یہ سمجھا۔ کہ ہمارا کام ختم ہوگیا وہ وقت یا تو اسکی فوری تباہی کا پیغام ہوتا ہے۔ یا پھر اسکی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔

انبیاء جو جماعتیں قائم کرتے ہیں ان کا لائحہ عمل ایسا ہوتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور جب تک کوئی جماعت اسے خود نظرانداز نہ کردے۔ اس کے عظیم الشان نتائج بھی ختم نہیں ہوتے۔ دیکھئے سب انبیاء نے دنیا میں آکر یہ اعلان کیا۔ کہ اے لوگو ہم تمہیں غیر محدود ترقیات کے لئے بلاتے ہیں ان ترقیات کا میدان کبھی ختم ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ کوئی مقام ایسا نہیں جہاں پہونچ کر تم کہہ سکو کہ ہم نے ترقی ختم کرلی۔ تم اپنے مقصود کو بھی پا سکتے ہو۔ جب یہ سمجھو۔ کہ ترقی کا وسیع میدان ہمارے لئے موجود ہے

احمدیت بھی ہمارے سامنے ایک وسیع مقصد رکھتی ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے بہت بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ہم نے ساری دُنیا میں اسلامی نظام قائم کرنا ہے۔ اور یہ اتنا غیر معمولی کام ہے کہ کوئی ظاہر بین انسان ہماری موجودہ حالت کو دیکھ کر ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ تسلیم نہیں کرسکتا کہ ہم کسی دن ساری دنیا پر حاوی ہو جائینگے اور نہ صرف ظاہری تسلط حاصل کرلیں گے۔ بلکہ دُنیا کی ہر ایک چیز کو بدلکر رکھ دیں گے لیکن یہ باتیں ہو کر رہیں گی۔ اور اس کے لئے ہمیں غیر محدود عزم جدوجہد اور قربانیوں کی ضرورت ہے۔

رمضان کا مبارک مہینہ اپنے رب کے حضور اپنی کمزوری اور بے بسی کا اظہار کرکے اسکی تائید ونصرت حاصل کرنے آیا تھا۔ لیکن کیا ہم اپنا مقصد ختم کرچکے۔ اگر نہیں تو آرام اور غفلت کرنے کے کیا معنی یہ مہینہ تو ہمیں خواب غفلت سے بیدار

نغمۂ نو

جس سے ہوا مجھے نیاز۔ میرا اسی پہ ناز ہو
میری جبینِ سجدہ ساز۔ فخر سے سرفراز ہو

میرے مسیح وپیشوا۔ تم ہی نے زندہ پھر کیا
تم ہی نے دردِ دل دیا۔ تم ہی تو چارہ ساز ہو

جیت ضرور جائیگا۔ گیت خوشی کے گائیگا
راحت وچین پائے گا۔ ٹھیک جو دل کا ساز ہو

غیر کہ جو ہیں دور دور۔ ہم جو ہیں پیروانِ نو
چاہیئے دونوں میں ضرور۔ مابہ الامتیاز ہو

مرسلِ کامگار ہو۔ اس پہ یہ جاں نثار ہو
اور اسی سے پیار ہو۔ گویا کہ تم ایاز ہو

اس کے لئے ہے کائنات۔ غلغلہ اکاشش جہات
ہے وہی مصلحِ حیات۔ پیش سرِ نیاز ہو

آفتیں آئیں ناگہاں۔ اور ہو طوفاں بے اماں
پھر بھی رواں دواں۔ دین کا یہ جہاز ہو

سر پہ گزرتی کو سہوں۔ "دم شو ودم مزن" کہوں
تاکہ نہ واشگاف ہوں۔ عشق کا تیرے راز ہو

جو بھی ہے مردِ نیک خو۔ اسکی یہی ہے آرزو
ہند میں پیدا خواہ ہو۔ خاکِ رہِ حجاز ہو

چھوڑ خودی و بیخودی۔ احمدی بن تو احمدی
آئینہ بینی ہے بدی۔ خود ہی تو آئینہ ساز ہو

حق وحقیقت اُور ہے۔ اس میں مقام غور ہے
وصل کا یہ ہی طور ہے۔ نے کہ رہِ مجاز ہو

شوخیٔ رنگ پر نہ بھول۔ بات نہ یونہی کر قبول
پردے میں ہو نہ کوئی غول۔ بل رہا دہنِ فاز ہو

دادِ وفا ہے مل رہی۔ دل کی کلی ہے کھل رہی
اور دعا نکل رہی۔ عمر تری دراز ہو

پاک ریا سے ہو نزی۔ بندۂ حق یہ بندگی
از پئے کردگار ہی روزہ و حج۔ نماز ہو

ربِ غفور کا کرم۔ بلدۂ طیبہ میں ہم
توبہ و ذکر ہو نہ کم۔ جب درِ توبہ باز ہو

باغ میں آگئی بہار۔ فضلِ خدا ہے آشکار
جام وصراحی پیش آر۔ شوق سے نے نواز ہو

اکمل بے نوا کا کون۔ تیرے سوا ہے ربِ عون
اس کو عطا ہو امن دھون۔ آپ ہی کارساز ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

221

منارۃ المسیح پر از خود نام نہیں لکھنا چاہیئے

منارۃ المسیح خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے اسے احادیث میں بیضاء قرار دیا گیا ہے اس لئے اس کا سفید ہونا ضروری ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ جو جلسہ اور دیگر موقعوں پر دارالامان تشریف لاتے ہیں۔ وہ جب منارۃ المسیح پر چڑھتے ہیں۔ تو شوق سے پنسل کے ساتھ اپنا نام منارۃ المسیح پر لکھ جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ شائد سینکڑوں نام منارۃ المسیح کی دیواروں پر لکھے ہوئے ہیں۔ اکثر مقامات پر نام لکھنے والے نے درخواست دعا بھی کی ہے۔ بعض لوگوں نے اپنے نام چاقو وغیرہ سے کندہ کر دئیے ہیں جو سخت افسوسناک فعل ہے۔

یہ عمل خواہ کس قدر مخلصانہ جذبات کے ساتھ کیا جائے ناپسندیدہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے تمام لوگ یہ پسند نہ کریں گے۔ کہ جو شخص ان کے گھر بطور مہمان جائے۔ وہ ان کی بیٹھک کی دیواروں پر پنسل وغیرہ سے نام لکھ دے۔ پھر حیرت ہے کہ ایسے دوستوں کو یہ کیونکر گوارا ہے۔ کہ وہ خدا کے ایک نشان کو بدنما بنانے کے لئے اپنے نام جہاں چاہیں لکھ دیں۔ احمدی بھائیوں کو سوچنا چاہیئے کہ جب وہ نام لکھتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ منارۃ المسیح دیکھنے والے ہندو و سکھ اور غیر احمدی اپنے نام وہاں نہ لکھ جائیں۔ پس یہ طریق ناپسندیدہ ہے۔ اور سب احمدی احباب کا فرض ہے کہ نہ صرف خود منارۃ المسیح کی دیواروں پر پنسل وغیرہ سے نام لکھنے سے احتراز کریں۔ بلکہ دیسا کرنے والے کو بھی منع کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق چندہ کی مخصوص رقم اغراض منارۃ المسیح کے لئے دینے والوں کے نام ایک معین جگہ پر کندہ کئے گئے ہیں۔ ان کے لئے تو ہم سب دعا کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ناحق طور پر اندرونی یا بیرونی دیواروں کو بدنما کرتے ہوئے اپنے نام منارۃ المسیح پر لکھ جاتے ہیں وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ وہ قطعاً اہل ایمان کی دعاؤں کے مستحق نہ ہوں گے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ منارۃ المسیح کی دیواروں پر پنسل وغیرہ سے کچھ لکھنا ناجائز ہے۔

خاکسار
ابو العطاء جالندھری

امانت تحریک جدید کا مخلصین جماعت سے مطالبہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جماعت کے مخلص احباب کی ایک جماعت ایسی نکلے۔ جو اپنی آمد کے ⅕ سے ½ حصہ تک سلسلہ کے مفاد کے لئے تین سال تک جمع کرائے۔ اس کی صورت یہ ہو۔ کہ جس قدر وہ مختلف چندوں میں دیتے ہیں۔ یا دوسرے ثواب کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ یا دارالانوار کمیٹی کا حصہ یا حصے انہوں نے لئے ہیں (اخبارات وغیرہ کی قیمتوں کے علاوہ) وہ سب رقم اس حصہ میں سے کاٹ لیں۔ باقی اس تحریک کی امانت میں جمع کرا دیں۔ مثلاً ایک شخص کی پانچ سو روپیہ آمد ہے۔ وہ موصی ہے۔ اور دارالانوار کا ایک حصہ بھی لیا ہوا ہے۔ وہ دس بارہ روپیہ ماہوار اور ثواب کے کاموں میں بھی خرچ کرتا ہے۔ اس شخص نے ⅕ حصہ دینے کا عہد کر لیا۔ اور یہ سو روپیہ کی رقم ہوئی۔ وصیت ایسے شخص کی پچاس روپیہ ہوئی۔ دارالانوار کمیٹی کے پچیس روپے ہوئے۔ چندہ کشمیر اور دوسرے کار ہائے ثواب بارہ روپیہ ہوئے۔ یہ کل رقم ۸۷ روپے ہوئے۔ باقی تیرہ روپیہ ماہوار اس شخص کو اس تحریک کی امانت میں جمع کراتے رہنا چاہیئے۔ اگر ½ کا عہد کیا۔ تو ۱۳ + ۲۵ - اڑتیس روپیہ جمع کراتے رہنا چاہیئے۔ عہد کرنے والے شخصوں کو متواتر تین سال ایسا کرنا ہوگا۔ اس مطالبہ کے ماتحت جو آنا چاہے۔ اسے چاہیئے کہ مجھے جلد سے جلد اطلاع دے۔"

تحریک جدید کے مطالبات میں سے یہ مطالبہ "امانت تحریک جائیداد" کے نام سے موسوم ہے دور اول میں جماعت کے مخلصین نے اس پر شرح صدر سے لبیک کہہ کر روپیہ جمع کرایا۔ اور اس دور کا اکثر روپیہ احباب واپس لے چکے ہیں۔ اور قریب بیس فیصدی کے رقم باقی ہے دور اول کی امانت میں حصہ لینے والوں کو عام اجازت ہے کہ وہ جب چاہیں روپیہ واپس لیں مگر دور ثانی میں امانت تحریک جائیداد کی آمد بہت گھٹ گئی ہے۔ حتیٰ کہ اب برائے نام ہے لیکن اس فنڈ کی اہمیت اور ضرورت ایسی ہے کہ اس میں روپیہ داخل کرنے کا عمل دوستوں کو بند نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ امانت تحریک جدید میں کم سے کم تین سال کے لئے متواتر روپیہ جمع کراتے رہنا ضروری ہے۔ اور قربانی کرنا مشکل نہیں مگر ایمان لانا مشکل ہے۔ جس کے دل میں ایمان پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے کوئی بھی قربانی مشکل نہیں۔ گو یہ روپیہ تین سال کے بعد ہر ایک کو مل جاتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ دوران تین سال میں اس میں سے نہیں لیا جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ کوئی امانت داخل کرنے والا فوت ہو جائے۔ اور اس کے پسماندگان کو ضرورت ہو۔ یا کسی کی ملازمت وغیرہ پر کوئی حرف آتا ہو۔ یا کسی کی تجارت وغیرہ رک جائے۔ یا اس کا ذریعہ آمد بند ہو جائے۔ یا کوئی ایسی ہی اور ضرورت پیش آجائے ایسی صورت میں امانت دار کو اس کا جمع شدہ روپیہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خاص منظوری سے دوران تین سال میں بھی واپس کیا جا سکتا ہے۔ تین سال کی شرط اس لئے ہے کہ امانت دار کو اکٹھا روپیہ مل جائے۔ اور یہ اس کے کام آ سکے۔ اگر یہ شرط رکھی جائے۔ کہ جس وقت چاہے کوئی واپس لے لے۔ تو اس صورت میں سلسلہ کو بھی نقصان ہے۔ کیونکہ سلسلہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور امانت دار بھی کیونکہ بغیر اس شرط کے اس کی کافی رقم جمع نہیں ہو سکتی۔ پس کم سے کم تین سال کے لئے "امانت تحریک جدید" میں احباب کو روپیہ جمع کرانا چاہیئے۔ اور ہر احمدی کو اس امانت میں روپیہ جمع کرانا ضروری ہے۔ تا اس میں کفایت شعاری کی روح پیدا ہو۔ دوستوں کو تحریک جدید کی امانت میں ⅕ سے ½ تک کوئی حصہ مقرر کر کے اس میں سے جو چندے ماہوار وہ اب دے رہا ہے وضع کر کے باقی رقم جمع کرانی چاہیئے۔ اور ایسا کرنے کی اطلاع سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور یا "فنانشل سیکرٹری تحریک جدید" کو کرنی چاہیئے۔ اور "امانت تحریک جدید" کے اس روپیہ کے متعلق آئندہ خط و کتابت بھی "فنانشل سیکرٹری تحریک جدید" سے کرنی [illegible]

علمی مقابلہ

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صدارت میں ۳ نومبر کی شام کو ایک انعامی تقریری مقابلہ ہوا جس میں مولوی عبد السلام صاحب عمر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے مولوی فاضل۔ اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری ایڈیٹر اردو ریویو نے "جج" کے فرائض سر انجام دیئے۔ مقابلہ میں شامل ہونے والے اداروں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ چنانچہ پہلا مقابلہ مدرسہ احمدیہ۔ جامعہ احمدیہ (درجہ ثانیہ تک) اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کے مابین۔ اور دوسرا مقابلہ جامعہ احمدیہ (مبلغین کلاس) مجلس ارشاد اور تحریک جدید کے مجاہدین کے درمیان ہوا۔ تعلیمی اداروں کے نمائندگان میں سے ناصر محمد سیال (ابن جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ) متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اول اور مصلح الدین متعلم مدرسہ احمدیہ دوئم قرار پائے۔ دوسرے مقابلہ میں میاں عبد الحی صاحب نمائندہ تحریک جدید اول اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نمائندہ مجلس ارشاد دوم رہے۔ ہر نمائندہ نے ذیل کے موضوعات میں سے کسی ایک پر تقریر کی:-

(۱) گاندھی جی کا دوران جنگ میں آزادی تقریر کا مطالبہ کیوں حق بجانب نہیں (۲) مسلم لیگ کا مرکزی حکومت میں پچاس فیصدی نیابت کا حق کہاں تک حق بجانب ہے (۳) موجودہ جنگ میں برطانیہ کی کس طرح مدد کرنا خود ہندوستان کیلئے مفید ہو سکتا ہے۔

خاکسار محمد ابراہیم (بی۔ اے) سیکرٹری مجلس ارشاد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ و جماعت حنفیہ مونگ ضلع گجرات میں مناظرہ

۲۴-اکتوبر کی شام کو مولوی لال حسین یہاں آئے - اور جمعرات کو ڈھنڈورا پٹوایا - کہ جمعہ کے بعد وعظ ہوگا - جس میں مرزائیت کی تردید کی جائے گی - اس پر احباب جماعت نے مشورہ کیا - کہ اس فتنہ کا سدباب کرنا چاہیئے آخر قرار پایا - کہ مرکز سے کوئی مبلغ منگایا جائے بذریعہ تار ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کو اطلاع دی گئی - جس کا جواب یہ پہنچا - کہ چوہدری محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان پیر کی صبح کو پہنچیں گے اس سے قبل مولوی لال حسین یہ چیلنج دے چکا تھا - کہ احمدی اگر کوئی چوٹی کا مولوی لے آئیں - تو میں اسکو دن کے وقت تارے دکھا دوں گا - اور احمدیت کے بخیئے اُدھیڑ دوں گا - جب ہمیں مولوی صاحب کی آمد کا تار مل گیا - تو اسی وقت گاؤں میں ڈھنڈورا پٹوایا گیا - کہ جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان سے مولوی صاحب تشریف لا رہے ہیں - اب لال حسین صاحب جانے نہ پائیں - ان کے نمائندوں کو بلا کر بھی کہہ دیا گیا - کہ ان کو روکا جائے - اور ان سے یہ مطالبہ کیا گیا - کہ زبانی چیلنج کو تحریر کر دیں - مگر انہوں نے نہ مانا - تار کے آتے ہی فضا بدل گئی - غیر احمدیوں میں گھبراہٹ کے آثار پیدا ہو گئے - مولوی لال حسین اتوار کی رات کو یہاں تقریریں کر کے موضع کوٹلی افغاناں چلا گیا - جو اس گاؤں سے ایک کوس کے فاصلے پر ہے اور جہاں کے رہنے والے احمدیت کے اشد مخالف ہیں - اتوار کی صبح کو مرکز سے بجائے ایک کے دو مبلغ مونگ میں وارد ہوئے - اور اسی دن مباحثہ کی شرائط طے ہونی شروع ہوئیں پورے چار گھنٹے بہت سی ردوکد کے بعد شرائط کا تصفیہ ہوا - جب شرائط طے ہو گئیں - تو مولوی لال حسین نے کہا - کہ مہربانی فرما کر مباحثہ ایک روز بعد کیا جائے - کیونکہ میرے پاس کوئی کتاب نہیں - میں آج لاہور جاؤں گا - اور صبح آکر مباحثہ میں شامل ہو جاؤں گا - کہاں یہ تعلی کہ چوٹی کا عالم لائیں کہ میں اسکو دن کے وقت تارے دکھا دونگا اور کہاں یہ بے کسی کا عالم کہ مجھے ایک روز کا وقفہ دیا جائے - تاکہ میں کتابیں لا سکوں - ہم نے ان کی درخواست منظور کر لی - اور مباحثہ ۲۹ - ۳۰ تاریخ کو ہونا قرار پایا - شرائط پر فریقین کے دستخط ہو گئے -

شرائط حسب ذیل تھیں -

(۱) مبحث تین ہوں گے (۱) وفات مسیح (۲) ختم نبوت (۳) صداقت حضرت مسیح موعود

۲ - مابہ الاستدلال قرآن - حدیث - واقوال اہلسنت والجماعت واقوال حضرت مرزا صاحب و بزرگان احمدی -

۳ - پہلی تقریر بیس بیس منٹ کی - اور اس کے بعد ہر تقریر ۱۰ منٹ کی - مباحثہ ۳ گھنٹے دس منٹ ہوگا - پہلی اور پچھلی تقریر مدعی کی ہوگی

۴ - مباحثہ زبانی ہوگا -

۵ - ہر فریق کے مناظر دائرہ تہذیب میں رہ کر مناظرہ کریں گے - ہر فریق جو بدزبانی کرے یا تالی بجائے شکست خوردہ سمجھا جائیگا

۶ - ہر فریق کے تین تین آدمی حفظ امن کے ذمہ وار ہوں گے - جماعت احمدیہ کی طرف سے سید حیدر شاہ - خان محمد درویش خان قرار پائے فریق مخالف کی طرف سے راجہ مہدی خان مولوی اللہ دتا - راجہ حاکم خان -

۷ - مباحثہ دائرہ راجہ احمد خان میں ہوگا -

۸ - حضرت مرزا صاحب کا صرف قول ہی پیش کیا جائیگا - تشریح نہیں کرنی ہوگی -

حسب قرار داد ۲۹ - اکتوبر کو ٹھیک ۸½ بجے مناظرہ شروع ہوا - سامعین کی تعداد کافی تھی - اور سامعین میں ہندو اور سکھ بھی شامل تھے - پہلے مباحثہ میں جو حیات ممات مسیح پر تھا مدعی لال حسین صاحب تھے - اور مجیب عارف صاحب - مباحثہ نہایت خوش اسلوبی سے ہوا - اگرچہ لال حسین صاحب نے لوگوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی - مگر عارف صاحب کی تقریر کچھ ایسی موثر ہوتی تھی - کہ لوگ لال حسین کے دھوکہ میں نہ آئے -

میدان مناظرہ میں بالکل سکوت چھایا ہوتا مخالفین بھی آپ کی تقریر کے وقت ہمہ تن گوش ہو کر سنتے -

دوسرا مباحثہ اسی تاریخ کو زیر صدارت عارف صاحب شیخ عبدالقادر صاحب نومسلم نے کیا - شیخ صاحب نے بھی اپنے وقت میں اچھے دلائل دیئے - اور ختم نبوت کے مسئلہ کو بہت واضح کیا -

تیسرا مباحثہ ۳۰ - اکتوبر کی صبح کو ۹ بجے شروع ہوا - اور ایک بجے ختم ہوا - اس مباحثے میں جو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تھا - ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی - اے - ایل ایل بی پلیڈر گجرات کی زیر صدارت منعقد ہوا - اور مناظر چوہدری محمد یار صاحب عارف تھے - اس مباحثہ میں نقض امن کا زیادہ خطرہ تھا - مگر قابل صدر کی کوشش سے اور قابل مقرر کی عالمانہ تقریر سے جو درحقیقت خدا کے فضل کے اسباب تھے - کوئی ناگوار واقعہ پیش نہ آیا - اگرچہ مخالف احمدیت نے بڑی کوشش کی - کہ لوگوں کو مشتعل کرے - غلط باتیں پیش کر کے حاضرین کو اکسایا - مگر وہ اپنے بد ارادے میں کامیاب نہ ہوا - آخر میں ملک صاحب نے کھڑے ہو کر حاضرین کا شکریہ ادا کیا - کہ انہوں نے نہایت صبر اور سکون سے تقریریں سنیں - اور پبلک سے اپیل کی کہ وہ ان حقائق پر ٹھنڈے دل سے غور کرے - جو ان کے سامنے پیش کئے گئے ہیں -

خاکسار صدر الدین از مونگ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تفسیر القرآن کے شائق احباب

جن احباب کرام نے اس سے پیشتر تفسیر القرآن کی خریداری کی اطلاع دی تھی - اور رقم بھی ارسال کر دی تھی - ممکن ہے - ان میں سے بعض ایسے ہوں - جو بوجہ ملازمت اپنے پہلے مقام سے تبدیل ہو کر کسی اور جگہ چلے گئے ہوں - لہٰذا ایسے احباب کی خدمت میں عرض ہے - کہ اگر ان کو یاد ہو - کہ انہوں نے کس مقام سے خریداری کی اطلاع دی تھی - نیز رقم کس ذریعے سے ارسال فرمائی تھی تو مطلع فرمائیں - تاکہ گذشتہ لسٹ سے مقابلہ کر کے ان کے موجودہ صحیح پتہ کا علم ہو سکے اور ان کو بھی کوئی پریشانی نہ ہو - لہٰذا ایسے احباب فرداً فرداً بہت جلد ان کوائف سے مطلع فرمائیں

جہاں آپ کو بذریعہ الفضل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ کے ذریعہ علم ہو چکا ہے - کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تفسیر القرآن کی ایک جلد شائع ہو جائے گی - اور آپ اپنی طرف سے خریداری کی اطلاع دفتر تحریک جدید میں بھجوا رہے ہیں - وہاں یقیناً بہت سے ایسے مخلص بھی ہوں گے - کہ جن تک یہ اطلاع کسی وجہ سے نہ پہنچی ہوگی - اور وہ ابھی تک اپنی خریداری کی اطلاع نہیں دے سکے - لہٰذا جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے دوستوں کو بھی اس بے بہا تحفہ کی اطلاع بہت جلد دیں -

بڑی جماعتیں اگر انتظام کے ساتھ تفسیر القرآن کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کریں اور خریدار پیدا کر کے دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمائیں - تو یہ بھی ثواب کا بہترین موقعہ ہے -

انچارج تحریک جدید

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

ضلع	جماعت ہائے احمدیہ	تواریخ قیام	کیفیت
ہوشیارپور و لدھیانہ	(۱) پھمبیاں (۲) کاٹھ گڑھ (۳) ماچھی واڑہ (۴) غونث گڑھ (۵) چک لوہٹ	۹ نومبر تا ۱۸ نومبر	
پٹیالہ	(۱) پٹیالہ (۲) سنور (۳) سامانہ (۴) محمود پور	۱۹ نومبر تا ۲۵ نومبر	
لاہور و شیخوپورہ	(۱) لاہور کے بعض حلقے (۲) علی پور (۳) کھرے پٹر (۴) جوڑا (۵) لدھیکے بیریں (۶) بھینی شرقپور	۲۶ نومبر تا ۷ دسمبر	
گوجرانوالہ و سیالکوٹ	(۱) گوجرانوالہ (۲) ڈسکہ (۳) بھاگا بھٹیاں	۸ دسمبر تا ۱۴ دسمبر	
لائل پور	(۱) لائل پور (۲) چک ۱۲۷ ع (۳) بہلولپور (۴) چنیوٹ	۱۵ دسمبر تا ۲۱ دسمبر	ناظر تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی خلافت جوبلی عَلم

گزشتہ سال خلافت جوبلی کی مبارک تقریب پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے سب سے اول رہنے والی مجلس کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مبارک ہاتھوں سے خلافت جوبلی عَلم انعامی عطا فرمایا تھا۔ اسی طرح سال رواں میں بھی جو مجلس۔ مجلس ہذا کے لائحہ عمل پر دیگر مجالس کی نسبت زیادہ مستعدی سے کاربند ہوگی۔ وہ اس عَلم انعامی کو حاصل کرنے کی حقدار ہوگی۔ امید ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ جہاں اپنے آقائے محسن کے منشاء مبارک کو کماحقہ پورا کرنے کے لئے کوشاں ہوں گی۔ وہاں اس اعزاز کو حاصل کرنے کے لئے بھی ساعی ہوں گی۔ مگر اس کے ساتھ ہی نہ صرف عَلم انعامی کے حاصل کرنے کا مقصد ہی ان کے پیش نظر ہوگا۔ بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے کمال تندہی کے ساتھ سرگرم عمل ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ انہیں اسلام اور احمدیت کی بے لوث خدمت سے صحیح طور پر ماجور فرمائے

امسال سب سے اول رہنے والی مجلس کے انتخاب کے لئے جناب صدر محترم نے تمام شعبہ جات کے مہتمین کو ہدایت فرمائی ہے۔ کہ ہر مہتمم چار ایسی مجالس کا انتخاب کرے جو ان کے شعبہ سے متعلق امور پر سب سے زیادہ مستعدی کے ساتھ کاربند ہوں۔ تاکہ تمام شعبہ جات کی طرف سے منتخب شدہ مجالس میں جو مجلس مستعد ترین ہو۔ اس کے حق میں آخری فیصلہ کیا جاسکے۔ امید ہے۔ تمام مجالس مجلس ہذا کے لائحہ عمل کے مطابق تمام شعبہ جات سے متعلق امور پر پوری طرح کاربند ہوں گی۔ اعلان ہذا کے ذریعہ تمام قائدین اور زعمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ دیگر شعبہ جات کی طرح شعبہ تجنید کی طرف خاص توجہ فرمائیں اور جس قدر قابل بھرتی افراد جماعت تاحال مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل نہیں ہوئے۔ ان کی شمولیت کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں۔ اور آئندہ رپورٹوں میں جو دفتر مرکزیہ میں ۱۰ ارنومبر سے قبل موصول ہوجانی چاہئیں۔ حسب ذیل امور کا خاص طور پر ذکر فرمائیں۔

(۱) تعداد اراکین جو اس سال کے دوران میں مجلس میں شامل ہوئے۔

(۲) کل تعداد اراکین

(۳) تعداد قابل بھرتی افراد جو ابھی تک مجلس میں شامل نہیں ہوئے۔

مندرجہ بالا امور کے متعلق آئندہ رپورٹ میں بالضرور ذکر فرمائیں۔ اس طرح سال رواں میں آپ کی مساعی کا کسی قدر اندازہ ہو سکے گا۔ اس کے متعلق مزید یہ عرض ہے۔ کہ ہوسکتا ہے۔ بعض مجالس میں بوجہ خاص مجبوریوں کے زیادہ بھرتی نہ ہوسکی ہو۔ مگر اس کے باوجود تمام مجالس کی طرف سے مطلوبہ رپورٹ بالضرور موصول ہونی چاہئیے۔ مرکزی ریکارڈ کے لئے اسکی خاص ضرورت ہے۔

نوٹ:۔ جن اراکین نے تاحال فارم رکنیت پُر نہ کئے ہوں ان کے فارم رکنیت جلد تر پُر کرواکر دفتر مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔ اگر فارم رکنیت موجود نہ ہوں۔ تو دفتر مرکزیہ سے حسب قدر فارموں کی ضرورت ہو منگوالیں

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وی پی واپس کرنے والے دوست

اسدفعہ بھی بہت سے دوستوں نے باوجود ہماری بار بار کی تاکید کے وی۔پی واپس کر دیئے ہیں ہم نے کئی بار عرض کیا۔ کہ جو صاحب وی۔پی رکوانا چاہیں۔ وہ قبل از وقت اطلاع دے دیں۔ تا دفتر کو وی پی کے خرچ کا خواہ مخواہ زیر بار نہ ہونا پڑے۔ لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ بعض دوستوں نے ہماری اس اپیل کی ذرہ بھر پروا نہیں کی۔ اور جب وی پی ان کی خدمت میں گیا۔ تو اسے واپس کر دیا دوستوں کا دفتر کے ساتھ یہ سلوک نہایت ہی قابل افسوس ہے منیجر

وصایا کی منسوخی کا اعلان

حسب ذیل وصایا منسوخ کی گئی ہیں:

(۱) بابو محمد شریف صاحب کمپالہ بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ

(۲) سید محمد محسن صاحب رسول پور کٹک " " "

(۳) احمد مسعدی صاحب عرب حیدر آباد دکن " " "

(۴) راجہ خان صاحب گگرالی ضلع گجرات " " "

(۵) چوہدری محمد بخش صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا بوجہ ترکہ کی وصیت نہ ہونے کے

(۶) چوہدری نتھے خان صاحب چک ۹۸ " " "

(۷) مسماۃ راجو صاحبہ زوجہ مہر غلام علی صاحب بھیرو چیچی بوجہ حصہ جائداد کے وصول نہ ہونے کے

(۸) حکیم عبد الرحیم صاحب قادیان حال لاہور بوجہ اخراج از جماعت

(۹) کنیز فاطمہ صاحبہ زوجہ کرامت حسین صاحب امرتسر بوجہ بینامی ہونے کے

(۱۰) مستری دین محمد صاحب بکھو کے متریاں بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ

(۱۱) سید ولی محمد صاحب ملود ضلع لدھیانہ " " "

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان

ضرورت موٹر ڈرائیور

دفتر ہذا کو ایک دیانتدار محنتی اور تجربہ کار موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع ذکر تجربہ و تصدیق امراء یا پریذیڈنٹ جماعت جلد از جلد ارسال کریں۔ نیز اس کا بھی بالوضاحت ذکر کر دیں کہ وہ کم سے کم کس قدر تنخواہ قبول کریں گے۔

ملک صلاح الدین پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

فوری ضرورت

ایسے نوجوانوں کی جو دستی مشینوں پر اونی جرابیں اور دستانے سرکاری معیار کے مطابق تیار کرسکیں فوری طور پر ضرورت ہے۔ کام ٹھیکہ پر کرنا ہوگا۔ اجرت بھی معقول ہوگی خواہشمند احباب جلد سے جلد اپنی درخواستیں دفتر ہذا کو بھجوادیں۔

ناظر امور خارجہ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان عمر ۲۰-۲۵ سال برسرروزگار تقریباً تین ہزار روپیہ کی جائداد و مکان کا مالک کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب معرفت امیر جماعت احمدیہ کریم پور ڈاکخانہ نوال شہر ضلع جالندھر خط و کتابت کریں۔

مکان برائے فروخت

ایک مکان پختہ دس مرلہ زمین پر بنا ہوا ہے۔ یہ محلہ باب الانوار میں متصل کوٹھی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ہے جو صاحب خریدنا چاہیں وہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل جنرل پریذیڈنٹ قادیان سے تصفیہ فرمائیں مکان پختہ مشتمل بر چار کمرہ برآمدہ و باورچی خانہ و غسلخانہ ہے اللہ دتا پانفروش قادیان

طبیہ عجائب گھر قادیان کی تیار کردہ ادویہ کی فہرست مفت طلب فرمائیں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واشنگٹن ۷ نومبر۔ مسٹر روزویلٹ کے تیسری بار پریذیڈنٹ منتخب ہونے پر واشنگٹن میں عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ نے جو خارجہ پالیسی اختیار کر رکھی تھی۔ اب اس پر زیادہ سختی سے عمل کیا جائے گا۔ اس انتخاب سے پہلے ملک میں عام سوال یہ تھا۔ کہ آیا تیسری دفعہ کسی کا صدر منتخب کیا جانا ملک کے لئے مناسب ہے یا نہیں لیکن مسٹر روزویلٹ کے انتخاب نے بتا دیا۔ کہ پبلک امریکہ کی خارجہ پالیسی سے پورے طور پر متفق ہے۔ مسٹر کارڈل سیکرٹری آف سٹیٹ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ امریکہ کی خارجہ پالیسی کو ملک نے منظور کر لیا ہے۔ جس میں علاوہ اور باتوں کے یہ امر بھی شامل ہے۔ کہ جاپان کے ظلم کا سختی سے مقابلہ کیا جائے۔ اور برطانیہ کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جائے۔ ملک کی تمام پارٹیاں اپنے جھگڑے فراموش کر کے مسٹر روزویلٹ کا ساتھ دے رہی ہیں۔

لنڈن ۷ نومبر۔ مسٹر روزویلٹ کے سہ بارہ انتخاب پر برطانیہ اور دیگر ممالک میں بہت خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ فن لینڈ کو بھی اس انتخاب سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ ٹوکیو میں کہا جا رہا ہے۔ کہ مسٹر روزویلٹ کے انتخاب سے جاپان کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں آئیگا البتہ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اب امریکہ کی گورنمنٹ جاپان کے لین دین کے معاملات پر زیادہ کڑی پابندیاں عاید کر دے گی۔ اور برطانیہ کی پہلے سے بھی زیادہ مدد کرے گی۔ برلن کے سیاسی حلقوں میں اس پر کسی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا گیا۔ البتہ ہنگری میں اس پر تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ نازیوں نے وہاں یہ پراپیگنڈا کیا تھا۔ کہ مسٹر روزویلٹ کی بجائے مسٹر ولکی کثرت آراء سے منتخب ہوں گے۔ مسٹر ولکی نے بھی اعلان کیا ہے۔ کہ ملکی کاموں میں میں ہی نہیں بلکہ تمام ری پبلکن پارٹی کے افراد مسٹر روزویلٹ کی ہر طرح سے مدد کریں گے۔ مسٹر روزویلٹ آج واشنگٹن واپس آ رہے ہیں۔

لنڈن ۷ نومبر۔ یونان سے خشکی کی لڑائی کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ البتہ اطالوی ہوائی جہاز نہتے اور پر امن شہریوں اور دیہات پر بمباری کر رہے ہیں۔ بعض بندرگاہوں پر بھی انہوں نے حملہ کیا۔ جس سے کچھ آدمی مر گئے اور کچھ زخمی ہوئے۔ واپسی پر جب اطالوی ہوائی جہاز ایتھنز پر سے گذرے۔ تو وہاں دو بار ہوائی خطرے کا الارم ہوا۔

لنڈن ۷ نومبر۔ فوجی مدد کے علاوہ برطانیہ یونان کو مالی مدد بھی دے رہا ہے۔ چنانچہ لنڈن سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت یونان نے مالی مدد مانگی تھی۔ جس پر اسے پچاس لاکھ پونڈ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اسے یقین دلایا گیا۔ کہ برطانیہ ہر رنگ میں اس کی مدد کرے گا۔

لنڈن ۷ نومبر۔ یوگوسلاویہ کے وزیر جنگ نے استعفٰے دے دیا ہے۔ ان کی جگہ اب جو نیا وزیر جنگ مقرر ہوا ہے۔ وہ سابق بادشاہ الیگزنڈر کا بہت بڑا حامی رہ چکا ہے۔

بوڈاپسٹ ۷ نومبر۔ ہنگری کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہنگری جرمنی کا وفادار رہنے کے باوجود اپنی سیاسی اور مجلسی زندگی کو جرمنی کے دباؤ سے محفوظ رکھے گا۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا۔ کہ ہنگری کی گورنمنٹ عیسائیت کے اصول پر چلنا چاہتی ہے۔

لنڈن ۷ نومبر۔ کل برطانیہ میں چار جرمن جہاز گرائے گئے۔ اتنے ہی برطانیہ کے شکاری ہوائی جہاز کام آئے۔ مگر ان میں سے ایک کا ہوا باز بچا لیا گیا۔ کچھ بموں سے مکانوں اور سرکاری عمارتوں کو نقصان پہنچا۔

لنڈن ۷ نومبر۔ برطانیہ کی ایک ڈبکنی کشتی نے دشمن کے ایک تیل لے جانے والے جہاز کو تارپیڈو مارا۔ جس کے نتیجہ میں وہ آٹھ منٹ کے اندر اندر ڈوب گیا۔ یہ جہاز فرانس کی کسی بندرگاہ کو جا رہا تھا۔

دہلی ۷ نومبر۔ آج صبح سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں ہاؤس کے لیڈر آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بتایا۔ کہ گورنمنٹ کل سپلیمنٹری بل پر بحث شروع کرنا نہیں چاہتی۔ بلکہ وہ سوموار کو اس پر بحث کرے گی۔ تاکہ کانگرس پارٹی بھی اس میں حصہ لے سکے۔

دہلی ۷ نومبر۔ ہوم ممبر نے آج ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ گورنمنٹ کو تاحال خاکساروں کے لیڈر نے موجودہ جنگ میں سپاہیوں سے مدد کرنے کی کوئی پیشکش نہیں کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جونہی گورنمنٹ کو یہ تسلی ہو گئی۔ کہ جس خطرہ کی وجہ سے علامہ مشرقی کو قید کیا گیا تھا۔ وہ دور ہو چکا ہے۔ تو وہ یقیناً انہیں رہا کر دے گی۔ مگر گورنمنٹ کا خیال ہے کہ ابھی وہ خطرہ دور نہیں ہوا۔

دہلی ۷ نومبر۔ ڈیفنس سیکرٹری نے آج اسمبلی میں بتایا۔ کہ ہندوستانی فوج میں جو اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس پر گورنمنٹ کا ابتدائی خرچ ۱۷ کروڑ روپیہ ہو گا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد مزید بارہ کروڑ روپیہ خرچ ہوتا رہے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ یہ تمام اخراجات گورنمنٹ آف انڈیا ادا کرے گی۔ لیکن اگر فوج کو ہندوستان سے باہر جانا پڑا۔ تو تاریخ روانگی سے تمام اخراجات گورنمنٹ برطانیہ برداشت کرے گی۔

لنڈن ۷ نومبر۔ یونان سے لڑائی کے متعلق جو خبریں آئی ہیں۔ ایتھنز کے حلقے ان پر اطمینان ظاہر کر رہے ہیں۔ پائنس کے علاقہ سے یونانی فوجیں کسی قدر پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ لیکن البانیہ کے جس علاقہ پر یونانی فوجوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اس پر وہ مضبوطی سے جمی ہوئی ہیں۔ اور انہیں کمک پہونچ رہی ہے۔ یونان کے جھوٹے سے ہوائی بیڑے نے دشمن کے علاقہ پر اڑان کی۔ اور کئی اہم مقامات پر بم برسائے۔ ولونا کی سمندری چھاؤنی پر بھی حملہ کیا گیا۔ تمام یونانی ہوائی جہاز سلامتی سے واپس لوٹ آئے۔

قاہرہ ۷ نومبر۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے نیپلز پر تیسرا ہوائی حملہ کیا۔ اگرچہ نقصان کا پتہ نہیں لگ سکا مگر نو بم ریلوے کے بڑے جنکشن پر گرتے ہوئے دیکھے گئے۔ ۳۰ اطالوی ہوائی جہازوں نے سلونیکا پر بڑھنے کی کوشش کی۔ مگر برطانوی جہاز ان پر ٹوٹ پڑے۔ اور ان میں سے چھ کو مار بھگایا۔

ماسکو ۷ نومبر۔ آج سوویٹ روس کی ۲۳ ویں سالگرہ منائی گئی ہے۔ روسی فوجوں نے مظاہرے کئے۔ سپریم سوویٹ کے صدر نے اعلان کیا۔ کہ روس جنگ میں ناطرفدار رہے گا۔ مگر حالات پر سخت نگرانی رکھے گا۔ اور اپنی طاقت بڑھاتا جائے گا۔

لنڈن ۷ نومبر۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے کل جرمنی اور اس کے مقبوضہ علاقوں پر کئی چھاپے ارے۔ اور اس طرح گوبرن کا یہ دعوٰے غلط ثابت کر دیا۔ کہ وہاں پر جرمنی کی حکومت ہے۔ کل رات لنڈن پر دشمن کے حملوں کا زیادہ زور رہا جس میں دشمن کے بم کئی گھروں پر گرے جن سے کئی آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

دہلی ۷ نومبر۔ آج اسمبلی میں ڈیفنس سیکرٹری نے بھرتی کے متعلق اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ سب سے زیادہ بھرتی پنجابی مسلمان ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد ۴۲ ہزار ہے۔ ان کے بعد سکھ جن کی تعداد ۱۱ ہزار ہے۔ ۴ ہزار ڈوگرے۔ ۲ ہزار گڑھوالی۔ ۳۲۰۰ گورکھے بھرتی کئے گئے ہیں۔

وردھا ۷ نومبر۔ آج سیواگرام کے ایک آدمی نے نئے ڈھنگ کا ستیہ گرہ کیا۔ اس کا پروگرام یہ تھا۔ کہ ایک ہزار میل پیدل سفر کیا جائے۔ اور راستے میں آنے جانے والوں کو جنگ کے متعلق کانگرس کی پالیسی بتائی جائے وہ وردھا سے ۵ میل دور پہنچا تھا۔ کہ پولیس نے اسے پکڑ لیا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah